بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کرن چوہدری نے یہ ناول (محبت فرض ہے تم پہ) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھا ہے۔اس ناول(محبت فرض ہے تم پہ) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ،سوشل میڈیا،ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ:نیو ایرا میگزین

شام کے سرمئی سائے ہر سو پھیل رہے تھے،ماحول میں عجب اداسی چھائی ہوئی تھی یا اسے لگ رہی تھی۔بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے وہ کوئی دسویں دفع چینل سرچنگ کرنے لگی تھی۔کرنل صاحب کی بیوی بچوں سے ابھی تک نہیں ملی تھی۔

اتنا بڑا گھر خالی خالی تھا،ٹی وی بند کیے وہ پیروں میں چپل اڑستی بلکونی میں آگئی۔

پردے ہٹائے تو لالگی نماروشنی نے استقبال کیا۔

ٹیرس پر آتے موسم کی اداسی اسے روح تک بے چین کر گئی۔

سڑک تک سنسان پڑی تھی۔

ساتھ والے بنگلے میں بچے بیڈمنٹن کھیل رہے تھے،وہ اداس نظروں سے دیکھنے لگی۔

جب اس بنگلے کے باہر پراڈو آن رکی۔

ڈرائیور نے سرعت سے گیٹ وا کر دیا۔

گاڑی پورچ میں آ کے رک گئی۔

آرمی کے یونیفارم میں ملبوس درمیانی عمر کا آدمی مسکراتا ہوا بچوں سے ملنے لگا اور لان میں رکھی کرسی پر بیٹھ گئے۔

بچے بھی ارد گرد بیٹھ گئے۔

تب ہی ٹی پنک ساڑھی میں ملبوس نفیس سی خاتون چائے کی ڈش لوازمات سمیت لیے حاضر ہوئی۔

آفیسر نے مسکرا کے اسکی پیشانی چومی اور وہ چھوٹی سی فیملی شام کی چائے انجوائے کرنے لگی۔

New Era Magazine

رشی نے بے ساختہ اپنی پیشانی چھوئی جہاں ارمان مہر محبت ثبت کر گیا تھا۔

آنکھوں میں نمی اترنے لگی۔

ارمان شدت سے یاد آنے لگا تھا، اور ساتھ بے تحاشا غصے نے دل کا رخ کیا، صبح سے اب تک ایک بار بھی خیریت نا پوچھی۔

آنکھوں کی نمی انگلیوں کے پوروں سے چنتی وہ کمرے میں آئی اور موبائل اٹھائے بیڈ پہ بیٹھ گئی۔

چاکلیٹ شرٹ اور بلیو جینز پہنے ہوئے تھی، خوبصورت چہرہ اداسی کی تصویر بنا ہوا تھا۔

ارمان کا نمبر ڈائل کیا اور موبائل کان سے لگا لیا۔

ایک بیل۔۔۔۔۔ہ

دوسری بیل۔۔۔۔۔

تیسری بیل۔۔۔۔

دل کی رفتار بڑھنے لگی تھی۔

رشی نے گہرا سانس خارج کیا۔

بیل جا رہی تھی۔

The number you have dailed is not answering at the moment, please try again later.

رشی نے موبائل کان سے ہٹایا اور ری ڈائل کیا۔

New Era Magazine

پہلی بیل۔۔۔۔

دوسری بیل۔۔۔

The number you have dailed is powerd off.

رشی نے دکھ سے موبائل کو دیکھا۔

"ارمان نے نمبر بند کر دیا۔"

آنسو بھل بھل آنکھوں سے گرتے شرٹ میں جزب ہونے لگے۔

رشی نے موبائل پاور آف کیا اور گھٹنوں پہ سر رکھ لیا۔

آنسو گرتے جارہے تھے، دل جیسے مسلا گیا تھا۔

"اتنی کمزور تو میں نہیں تھی۔"

وہ بھیگی آنکھوں سے سر اٹھائے خود سے مخاطب ہوئی۔

"ٹیں۔۔۔ٹیں۔"

گاڑی کا ہارن سنائی دیا تو وہ ننگے پیر ٹیرس کی طرف دوڑی۔

بے اختیاری میں دل ارمان ملک کا منتظر ہونے لگا تھا۔

گاڑی پورچ میں آکے رک گئی۔

کرنل صاحب نکلے اور موبائل کان سے لگائے اندر چلے گئے۔

رشی مایوسی سے واپس بیڈ پہ آگئی۔

اوندھے منہ بیڈ پہ لیٹے آنکھیں موندے ارمان ملک کے ساتھ گزارے پل سوچنے لگی۔

New Era Magazine

اسکی باتیں۔۔۔اسکا انداز۔۔ کبھی شرارتی تو کبھی یکدم سنجیدگی۔۔۔ایک پیار کرنے والا شوہر۔۔۔۔نین کٹورے بھیگنے لگے تھے۔

دروازہ ناک ہوا تو وہ بادل نخواستہ اٹھی۔

"میم آپ کو سر بلا رہے ہیں۔"

میڈ بول کے چلی گئی۔

رشی نے آئینے کے سامنے جا کے حلیہ درست کیا۔

روئی روئی آنکھیں دیکھ دل پھر سے بھرنے لگا تو وہ آئینے کے سامنے سے ہٹ گئی۔

واش روم میں جا کے منہ دھویا اور تولیے سے خشک کرتی باہر آگئی۔

تولیہ بیڈ پہ پھینکا تو بے اختیار ارمان کی کہی گئی بات یاد آگئی جب اسنے شادی کے دوسرے دن تولیہ بیڈ پر پھینکا تھا۔

"اِل مینرڈ بندوں والی حرکتیں ہیں یہ۔"

بیڈ پر پڑے ٹاول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

رشی خجل سی ہوتی ٹاول اٹھا کے اسکی جگہ پہ رکھ آئی۔

رشی بے اختیار بیڈ کی طرف بڑھی اور ٹاول اٹھا کے اسکی جگہ ہینگ کر دیا۔

بال بنائے دوپٹہ لیے وہ کمرے سے نکلی۔

کرنل صاحب لاؤنج میں صوفے پر بیٹھے نیوز سن رہے تھے۔

"اَلسَلامُ عَلَيْكُم۔"

New Era Magazine

رشی لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔

"وعلیکم السلام آئیں بیٹھیں۔"

کرنل صاحب ٹی وی میوٹ کرتے ہوئے بولے۔

"جی سر۔"

رشی ان کے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"بیٹا میری چیف سے بات ہو گئی ہے، آپ کی ٹریننگ کل سے شروع کی جارہی ہے، کچھ دن تک آپ یہیں رہیں گی، اسکے بعد آپ کو شفٹ کر دیا جائے گا۔"

کرنل صاحب تفصیلاً بولے۔

"اوکے سر۔"

رشی نے اثبات میں سر ہلا دیا

"اسلام وعلیکم پاپا۔"

عانیہ کرنل صاحب کے گلے لگتے ہوئے پیار سے بولی۔

"وعلیکم السلام۔"

کرنل صاحب اسکے سر پر دست شفقت رکھتے ہوئے بولے۔

"آپ غالباً رشی ہیں۔"

عانیہ رشی کی طرف مڑی۔

"غالباً نہیں یقیناً رشی ہوں۔"

New Era Magazine

رشی سنجیدگی سے بولی۔

"بتایا تھا پاپا نے پر صبح ملاقات نہیں ہو سکی۔"

عانیہ خوشدلی سے بولی۔

سفید یونیفارم میں ملبوس سانولی سے رنگت والی عانیہ کے نین نقش بہت تیکھے تیکھے سے تھے جو کشش کا باعث بن رہے تھے۔

"میں چینج کر لوں پھر باتیں کرتے ہیں۔"

عانیہ اٹھ گئی۔

"کل سے آپ جوائن کریں گی۔۔۔خود کو ذہنی طور پر تیار کر لیں۔"

کرنل صاحب عانیہ کے جانے کے بعد بولے تو وہ سر ہلا گئی۔

رشی اٹھ کے کمرے میں آ گئی۔

ٹیرس پہ کھڑی شام کی اداسیاں محسوس کرنے لگی۔

"امت النسا۔"

ماں نے گھور کر دیکھا۔

"مجھے یہ چلانی ہے۔"

بھوری آنکھوں میں غصہ لیے وہ بولی۔

"یہ کھلونا نہیں ہے،"

New Era Magazine

ماں نے امت النسا کے ہاتھ سے M4 pistol پکڑا۔

"مجھے پتہ ہے۔"

سولہ سالہ امت النسا خفا ہو کے اٹھی۔

"نیکسٹ ٹائم ادھر آئی تو بہت ماروں گی۔"

اسے تقریباً کھینچتے ہوئے کمرے سے لے گئیں۔

"ماما۔۔۔۔۔۔مجھے بریو بنناہے۔"

امت النسا چلائی۔

"گنز سے بریو نہیں بنا جاتا۔۔۔۔ہمت سے حوصلے سے بنا جاتا ہے۔"

ماں کی آنکھوں میں خفگی واضح تھی۔

"مجھے وہ ہمت حوصلہ چاہیے۔"

امت النسا اٹل بے خوف لہجے میں بولی۔

"چلو پھر۔"

وہ اسے گھر میں بنے جم میں لے آئیں۔

"یہ لو ہمت پیدا کر لو۔"

لائیٹس اون کرتے ہوئے بولیں اور وہاں سے نکل گئیں۔

امت النسا نے گھوم پھر کے جائزہ لیا اور رننگ مشین آن کی۔

مشین پر چڑھتے اس نے سپیڈ سیٹ کی اور دوڑنے لگی۔

New Era Magazine

آدھے گھنٹے تک مسلسل رننگ کرتے وہ پسینے سے شرابور ہو چکی تھی۔

دروازے پر کھڑی ماں کی بھوری آنکھیں نم ہسنے لگیں تھیں۔

وہ عام بچوں سے بہت ہٹ کے تھی، اسکی سنجیدگی اسے سب میں نمایاں کرتی تھی، مجال ہے جو کبھی وہ بات بہ بات ہنسی ہو یا مسکراہٹ نے اسکے لبوں کا احاطہ کیا ہو۔

سفید رنگت خوبصورت نین نقش، عنابی ہونٹ بھوری سنجیدہ آنکھیں بھورے سلکی بال جو ہر وقت پونی میں قید رہتے تھے۔

"بس بھی کرو اب۔"

ماں نرمی سے پیار بھری خفگی سے بولیں۔

"بس دس منٹ اور ماما۔"

امت النسا پھولے سانس سے دوڑتے ہوئے بولی۔

ماں نے سپیڈ ہلکی کر دی۔

"آہستہ آہستہ تیز کرنا۔"

دودھ کا گلاس ٹیبل پہ رکھا اور کرسی کھینچ کے بیٹھ گئیں۔

امت النسا مشین بند کرتے ہوئے اتری اور ٹاول سے پسینہ پونچھتی ماں کے پاس بیٹھ گئی۔

"بس ایک گلاس مما۔"

منہ بسورتی وہ گلاس خالی کر کے بولی۔

"کل سے زیادہ لے لینا۔۔۔اب پڑھ لو۔"

New Era Magazine

وہ اسے اٹھاتے ہوئے بولیں۔

"کل اسامہ اکیڈمی میں ٹیسٹ ہے تیاری کرو۔"

وہ دونوں سٹڈی میں آ گیں۔

"سب اکیڈمیز کے سبھی ٹیسٹ کلیر کرو۔۔۔۔انٹیلیجینس ٹیسٹ میں پرابلم نہیں ہو گی۔"

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولیں۔

"اوکے مما۔"

امت النساپڑھنے میں مصروف ہو گئی تو وہ اپنے کمرے میں چلی گئیں۔

♡♡♡

منہاکا انٹیلیجینس ٹیسٹ کلیر ہو گیا تھا۔وہ انتہائی خوش تھی اور اس خوشی کو بانٹنے کے لیے اسکی دوست ہمراز اس کے پاس نہیں تھی۔

وہ بار بار رشی کا نمبر ڈائل کر رہی تو جو ناٹ ریچ ایبل آ رہا تھا۔

اگلے بدھ کو اسکا فیزیکل ٹیسٹ اور انٹرویو تھا۔

وہ تیاری میں مگن ہو گئی۔

وہ پہلے ہی خود کو ہر طرح سے فٹ کر چکی تھی۔

عاصم کی محبت وطن کی محبت جوش جزبے جن کے نیچے کہی دب کے رہ گئی تھی۔

New Era Magazine

کمزور محبتیں دب جائیں تو پھر کہاں سر اٹھاپاتی ہیں،اگر عادتیں یادیں انہیں سر اٹھانے پر مجبور کر بھی دیں تو ایسی محبتیں جنون کے سامنے ٹک نہیں پاتیں اور خود ہی ختم ہو جاتیں ہیں۔۔

وہ انٹرویو میں پوچھے جانے والے سوالات دیکھ رہی تھی جب موبائل کی بپ بجی۔

ان نون نمبر سے سلامتی بھیجی گئی تھی۔

منہا نے اگنور کر دیا اسکا دھیان انٹرویو کی طرف تھا۔

جب اسی نمبر سے کال آنے لگی۔

"اسلام و علیکم۔"

کال ریسیو کرتے ہی مقابل کی آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی تو گنگ رہ گ ئی۔

منہا نے موبائل کان سے ہٹا کے دیکھا۔

"و علیکم سلام۔"

سرسراتی آواز میں بولی۔

گو کہ وہ اب بھی اس سے اتنا ہی ڈرتی تھی۔

"کیسی ہو۔"

مقابل کا لہجہ تلخی سے پاک تھا۔

"آپ کون۔۔۔؟"

منہا خود پر قابو پا کر بولی۔

"بھول گئی ہو کیا۔"

نرم سا لہجہ اسے ورطہ حیرت میں ڈال رہا تھا۔

"آپ تعارف کروائیں گے تو علم ہو گا آپ کون ہیں۔"

منہا ترش لہجے میں بولی۔

"اتنی لا علمی۔"

گہی سانس خارج کرتے ہوئے بولا جیسے مدتوں کا مسافر غلط منزل پر پہنچ گیا ہو۔

منہا نے کال کاٹ دی۔

ذہن منتشر ہو گیا تھا، سوچیں بکھر گئیں تھیں۔ کچھ وقت کے دھارے پر بڑھائے پیچھے لے گئیں کچھ انٹرویو میں الجھ گئیں۔

وہ سمجھنے سے قاصر ہو گئی اسے کیا کرنا ہے۔

کتابیں بند کیے وہ کھڑکی پر پردہ گرائے لیٹ گئی۔

تلخیوں نے من بوجھل کر دیا تھا۔ بازو آنکھوں پہ رکھے لیٹ گئی۔

♡♡♡♡

الارم کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی تو وہ مندی مندی آنکھوں سے اٹھ بیٹھی۔

شہلا اور روبی سو رہیں تھیں، نیند کی شدے اس قدر تھی من لیٹنے کو للچانے لگا تھا۔

وہ خود پر قابو پاتی اٹھ کے واش روم چلی گئی۔

فریش ہونے کے بعد کمرے سے نکلی۔

صبح کا اجالا پھیلنے میں ابھی وقت تھا۔ وہ نماز پڑھ کے گراؤنڈ میں آ گئی۔

New Era Magazine

ایکسر سائز کرنے لگی۔

پھر اپنی فل سپیڈ سے ایک دو چکر گراؤنڈ کے نکالے۔

صبح پھیلنے لگی تو وہ کمرے میں آ گئی۔

میس پہنچ کے وہ مینرز کو ملحوظ رکھے کھانے لگی اور ٹائم ختم ہونے تک وہ کھا چکی تھی۔

"کیا ہوا زیبو۔۔۔؟۔۔۔ سنجیدہ لگ رہی ہو۔"

شہلا نے خوبصورت چہرے کو سنجیدگی میں گھرا دیکھ پوچھا۔

"کچھ نہیں۔"

نسا مسکرا کے بولی۔

"پھر چپ چپ کیوں ہو۔۔۔؟"

روبی اس گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"ماما یاد آ رہی ہیں۔"

نسا نے بہانا گھڑ کے پیچھا چھڑایا اور ترچھی نظر سے ان کے چہرے پر اپنے لیے تمسخر صاف محسوس کیا۔

"آج ریسنگ ہے دیکھتے ہیں کون جیتتا ہے۔"

شہلا پر جوش سی بولی۔

نسا خاموش رہی۔

گراؤنڈ پہنچ کے سب نے اپنی اپنی جگہ سنبھالی اور وسل بلو ہوتے ہی بھاگنے لگیں۔

کینڈیڈیٹ 18 سب سے آگے تھی، اسکے بعد شہلا اور روبی تھیں۔ نسا فورتھ تک پہنچ چکی تھی۔

شہلا نے حیرت سے نسا کو دیکھا تھا۔

نسا اپنی پوری قوت سے بھاگ رہی تھی وہ بمشکل روبی تک پہنچی۔

"آج تو نسا نے کمال کر دیا۔۔۔ سب سے اینڈ پہ ہوتی تھی اب فورتھ پہ پہنچ گئی۔"

شہلا کی حیرت کسی طور پر کم نہیں ہو رہی تھی۔ اکی نظریں فاصلے پر کھڑی نسا کی سنجیدہ شکل پر تھیں۔

"ہم تک تو نہیں پہنچی نا۔"

روبی ہنستے ہوئے بولی۔

"پہنچیں گی بھی نہیں۔۔۔ نا ہم پہنچنے دیں گے۔"

شہلا سر جھٹک کے بولی۔

"گڈ۔۔۔"

روبی بولی۔

ریسنگ کے بعد انکی گن شوٹ ٹریننگ تھی۔

نسا نے پورے دل اور ہمت سے کام لیا۔

اس کی سنجیدگی اور لگن دن بدن بڑھتی جا رہی تھی۔

ہر طرح کی ٹریننگ میں وہ دوسرے نمبر پہ آ رہی تھی۔

شہلا اور روبی کا حسد بڑھنے لگ گیا۔

♡♡♡♡

"السلام و علیکم سر۔"

میجر ارمان کرنل صاحب کے آفس میں داخل ہوا۔

میجر کیٹ پہلے ہی براجمان تھی۔

"آؤ میجر۔۔۔۔۔"

کرنل صاحب مسکرائے۔

"مزید وقت برباد کرنے سے بہتر ہے بات شروع کی جائے سر۔"

میجر کیٹ ازلی سنجیدگی سے مخاطب ہوئی۔

"شیور۔"

کرنل صاحب مسکرائے اور پین ڈرائیو لیپ ٹاپ سے کنیکٹ کی اور پراجیکٹر آن کیا۔

"پچھلے کامیاب مشن کے بعد اس بار جو مشن تم لوگوں کو ملا ہے وہ کافی مشکل ہے پر نا ممکن نہیں۔۔۔۔ ISI ایجینٹس نے خبر دی ہے کہ انڈیا پاکستان کے اس علاقے میں غیر قانونی طریقے سے اسلحہ بھیج رہی ہے۔۔۔ یہ علاقہ پاکستانی سرحد کے ساتھ ہے، یہاں کے تقریباً زیادہ گھروں میں اسلحہ چھپایا گیا ہے جو رات کی سیاہی میں سرحد پار بھیج دیا جاتا ہے۔"

کرنل صاحب نقشے پر جگہیں پوائنٹ آؤٹ کرتے انہیں بریف دے رہے تھے۔

New Era Magazine

"نمبر ایک۔۔۔۔یہ اسلحہ روکنا ہو گا اور انڈیا کے اس علاقے کو تباہ کرنا ہو گا۔۔۔۔آرمی نے فوری ایکشن اس لیے نہیں لیا، اسلحے میں ہائی نیوکلیر پاور کے گرنیڈز اور بمب موجود ہیں جو انڈیا کے ساتھ پاکستان کے سرحد کے ساتھ واقع آبادی کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔"

کرنل صاحب نے تفصیلاً بتایا۔

"نمبر دو۔۔۔پاکستان آرمی میں ایک را ایجینٹ موجود ہے اسے ڈھونڈھنا ہو گا۔۔۔جو ان کے لیے راستہ صاف کر رہا ہے۔۔۔وہ کون ہے۔۔۔اس کے پاس پاکستان کے کیا سیکریٹس ہیں۔۔۔سب پتہ کرنا ہو گا۔۔۔۔اسے عبرتناک موت دینی ہو گی۔"

کرنل صاحب کے لہجے میں سختی در آئی۔

"ان شااللہ سر۔۔۔ہم انہیں دھول چٹا دیں گے۔"

میجر ارمان عزم سے بولا۔

"باقی ڈیٹیل آپ کو ملتی رہے گی"

کرنل صاحب نے اک پین ڈرائیو انہیں تھمائی۔

"سر میں آج اپنی وائف سے مل سکتا ہوں۔۔۔؟"

میجر ارمان نے پوچھا۔

کرنل صاحب نے گہری نظر اس پہ ڈالی اور مسکرا دیے۔

"اسے اپنی کمزوری مت بناؤ۔"

کرنل صاحب نرمی سے بولے۔

New Era Magazine

میجر کیٹ کے کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے۔بہت اندر کہیں کچھ چھن سے ٹوٹا تھا۔

میجر ارمان مسکرادیا۔

"مل لو۔۔۔کل سے مشن سٹارٹ کرنا ہے۔"

کرنل صاحب نے اجازت دی تو ارمان شکریہ کہتا آفس سے نکل آیا۔

"کنگریٹس میجر۔"

میجر کیٹ اسکے ہمقدم ہوتے ہمت سے بولی۔

"تھینکس۔"

ارمان مسکرایا۔

"بتایا بھی نہیں۔۔۔چھپ کے کرلی شادی۔"

میجر کیٹ شکوہ کناں لہجے میں بولی۔۔۔نظریں دور خلا میں غیر مرئی نقطے پر ٹکیں ہوئیں تھیں۔

ارمان نے شدید حیرت سے اسے دیکھا۔

"مجبوری تھی۔"

مختصر بولا۔

"اوکے شام کو ملتے ہیں سیکرٹ آفس۔۔۔میں کچھ انفارمیشن کلیکٹ کرلوں۔۔۔آپ مل لیں اپنی وائف سے۔"

میجر کیٹ نے آج پہلی بار اتنی تفصیلاً بات کی تھی۔

New Era Magazine

”نہیں۔۔میں رات میں جاؤں گا۔۔۔۔اب گیا تو جنگلی بلی میرا سر کھول دے گی۔۔۔۔میں نے بات نہیں کی اس دن سے۔“

ارمان ہنستے ہوئے بولا۔

دونوں کا رخ جنگل کی طرف تھا۔

”جنگلی بلی۔“

میجر کیٹ بڑبڑائی۔

ساحل سمندر کے ہوٹل کی بالکنی میں کھڑے اسے ارمان کے منہ سے جنگلی بلی کے الفاظ بہت خوبصورت لگے تھے۔

”ملواؤں گا۔۔۔۔ابھی ٹریننگ پر جا رہی ہے۔“

جنگل میں داخل ہوتے ہوئے ارمان بولا تھا۔

”وہ مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے میجر ارمان۔؟“

”کیا وہ مجھ سے زیادہ ٹیلنٹڈ ہے۔۔۔؟

میجر کیٹ پوچھنا چاہتی تھی، پر زبان جیسے تالوسے جا لگی تھی۔

ایک آگ تھی جو اسے اپنے اطراف میں لگی محسوس ہونے لگی تھی۔

میجر کییٹ کا دل اچاٹ ہو گیا تھا۔

آفس پہنچ کے آفس سیٹ کیا، پچھلے مشن کے کلوز جو دیواروں سے چپکائے ہوئے تھے، اتار لے گیلری میں رکھے۔

New Era Magazine

میجر ارمان ہتھیاروں کی تصاویر دیکھ رہا تھا۔

میجر کیٹ نے سرسری سی نظر ڈالی اور چونک گئی۔

لیپ ٹاپ اپنی طرف گھمایا اور ہر تصویر غور سے دیکھنے لگی۔

"کیا ہوا میجر۔"

ارمان اسے چونکنا سا دیکھ کر بولا۔

"مجھے یہ ہتھیار رونالڈو کے امپورٹ ہتھیاروں جیسے لگ رہے ہیں۔"

میجر کیٹ نے گنز کا نمبر گوگل پہ ڈالا تو ساری انفارمیشن نکل آئی۔

"وہی غیر قانونی کمپنی ہے۔"

میجر ارمان انفارمیشن دیکھ کر بولا۔

"رونالڈو اور وہ فارنر تو آرمی کے قبضے میں ہیں۔"

ارمان کو حیرت ہوئی۔

"اٹس مین جو باس تھا وہ ابھی پکڑا نہیں گیا۔"

میجر کیٹ بولی۔

"شاید۔"

میجر ارمان بولا۔

"اس نے روٹ چینج کیا ہے۔۔۔پہلے ڈائریکٹ بھیجتا تھا اب انڈیا کے زریعے تا کہ آرمی کا

شک انڈیا کی طرف جائے۔"

New Era Magazine

میجر کیٹ بولی۔

"پہلے کنفرم کرنا ہو گا۔۔۔۔انڈیا ہے اس غیر قانونی اسلحے کی طرف یا وہی۔۔۔؟

ارمان کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

یہ ان کے لیے پریشان کن بات تھی۔

♡♡♡♡

وہ ٹیسٹ کی تیاری کر رہی تھی جب بیل بجی۔

"مما شاید سو گئیں ہیں۔"

امت النسا دروازہ کھولنے کے لیے اٹھ گئی۔

دروازہ کھولا تو سامنے بلیک جینز شرٹ میں ملبوس آنکھوں میں گرین لینز لگائے سر پہ کیپ لیے کھڑا تھا۔

"اب کیوں آئے ہو۔"

امت النسا سختی سے بولی۔

"میرے منہ مت لگو۔"

وہ اسے دھکیلتا اندر داخل ہو گیا۔

"ماما کہاں ہیں۔"

لاؤنج میں صوفے پر بیگ پھینکتے ہوئے اس سے مخاطب ہوا۔

"چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔۔ماما تم سے نہیں ملیں گی۔"

New Era Magazine

امت النسا کرخت لہجے میں بولی۔

"یو جسٹ شٹ اپ۔"

وہ آگے بڑھا اور امت النسا کا منہ دبوچ کے بولا۔

امت النسا نے اسکی کیپ کھینچی اور بال پکڑ لیے۔

دونوں گتھم گتھا ہو چکے تھے۔

لڑتے لڑتے ٹیبل پر گرے اور کھٹکے کی آواز سے ماں دوڑتی ہوئی کمرے سے باہر آئی۔

"اریش۔"

وہ وہیں سے چلائیں۔

وہ دھپ دھپ سیڑھیاں اترتی ان تک پہنچیں اور دونوں کو ایک دوسرے سے دور کیا۔

اریش کے منہ پر زوردار تھپڑ رسید کیا۔

"شرم آنی چاہیے تمہیں بہن پہ ہاتھ اٹھاتے ہوئے۔"

وہ چلا کے بولیں۔

اریش ایک ہاتھ تھپڑ لگے رخسار پر رکھے ماں کی طرف بڑھا۔

"دیٹس وائے آئی ہیٹ ہر۔

Thats why I hate her mom."

وہ مدھم لہجے میں بولا۔

"آپ ہر دفعہ اسی کی سائیڈ لیتی ہیں۔"

New Era Magazine

وہ شعلہ بار ہو کہ چلایا۔

"کیونکہ وہ میرا سہارا ہے۔۔۔ تمہاری طرح مجھے چھوڑ کے نہیں گئی۔"

ماں دکھ سے بہتی آنکھں کے ساتھ بولی۔

امت النساخاموش کھڑی اپنے بھائی کو دیکھے گئی جس کی آنکھوں میں ہمیشہ اسکے لیے نفرت تھی بے تحاشا نفرت۔

اریش نے غصے سے بیگ اٹھایا اور انگارہ ہوتی آنکھوں سے امت النسا کو دیکھا۔

"تم میری پہلی دشمن ہو اور دشمن کبھی زندہ نہیں چھوڑے جاتے۔"

چبا چبا کے کہتا وہ گھر سے نکل گیا۔

امت النساخاموش رہی۔

اسکا حلیہ بگڑ چکا تھا۔

"ماما پلیز۔۔۔۔ریلیکس۔"

امت النساماں کی طرف بڑھی جو دکھ سے نڈھال صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھیں تھیں۔

"ماما پانی۔"

امت النسانے ماں کی طرف پانی کا گلاس بڑھایا۔

"میری قسمت پھوٹی ہے۔"

وہ روتے ہوئے امت النسا کے گلے لگ گئیں۔

New Era Magazine

امت النسا کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

وہ سترہ سال سے انہیں یونہی بلکتے دیکھتے آئی تھی، کبھی اریش کی حرکتوں سے کبھی ایک ڈائری کو سینے سے لگا کے۔

"پلیز۔۔"

ان کے آنسو اپنی ہتھیلیوں سے پونچھتی ہوئی منت بھرے لہجے میں بولی۔

وہ امت النسا کو گلے سے لگا کے پھر سے رو دیں۔

♥♥♥♥

دبے پیر بالکونی پہ چڑھتے وہ کمرے میں آنے لگا تو کھڑکی بند تھی۔

جیب سے چابی نکالی اور کھڑکی کھول کے اندر آ گیا۔

پورا کمرہ اندھیرے اور گہری خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا۔

اسکی مدھم سانسوں کی آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔

وہ دھیرے دھیرے چلتا اسکے پاس بیڈ پہ بیٹھ گیا۔

چہرے پر معصومیت نے ڈیرے لگائے تھے۔

ارمان نے جھک کے اسکی پیشانی چومی تو رشی نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔

"اوہ جاگ رہی ہو۔"

ارمان اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر بولا۔

رشی بنا کچھ کہے کروٹ لے گئی۔

New Era Magazine

"خفا ہو۔"

ارمان نے ٹھوڑی اسکے کندھے پر رکھی۔

"ہٹیں مجھے سونے دیں۔"۔

رشی نے ارمان کو پرے دھکیلا اور کمبل منہ تک اوڑھ لیا۔

"اچھانا سوری معاف کر دو۔"

ارمان نے اسکا چہرہ اپنی طرف موڑا اور ایک ہاتھ سے کان پکڑا۔

"میری کال ریسیو نہیں کی۔۔۔پھر نمبر بند کر دیا۔"

رشی خفگی سے بیٹھتے ہوئے بولی۔

"میں آن ڈیوٹی تھا یار۔"

ارمان نے کہا تو رشی نے منہ بنایا۔

"اگر کل کو میں شہید ہو گیا تو تب بھی مجھ سے خفا رہو گی۔"

ارمان اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا جہاں آنسو بھرنے لگے تھے۔

"بی بریو۔۔۔ایک آرمی آفیسر کو اتنا کمزور نہیں ہونا چاہیے۔"

ارمان اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔

"میں کل سے ٹریننگ پہ جا رہی ہوں۔"

رشی اسکے کندھے پر سر رکھتے ہوئے بولی۔

"افسردہ تو ایسے ہو رہی ہو جیسے سسرال جا رہی ہو۔"

New Era Magazine

ارمان نے سرگوشی کی تو رشی نے ایک گھونسا اسکے پیٹ میں مارا۔

"افففف۔۔۔۔ظالم بیوی۔۔۔"

ارمان کراہ کے رہ گیا۔

"دوبارہ میرا مزاق اڑائیں گے۔"

رشی ارمان کا کان پکڑتے ہوئے بولی۔

ارمان کان چھڑواتے ہوئے ہنس دیا۔

"واقع جنگلی ہو۔"

ارمان نے اسکی ناک دبائی۔

"بہت مس کیا کل آپ کو۔"

رشی ارمان کی شرٹ کے بٹنوں سے کھیلتے ہوئے بولی۔

ارمان نے ایک نظر اسکے ہاتھوں پر ڈالی اور دوسری اسکی جھکی نظروں پر۔

"میری طرف دیکھو تو"

ارمان نے ٹھوڑی سے پکڑ کے کہا۔

رشی نے شرما اسکے سینے میں منہ چھپا لیا

ارمان ہنس دیا۔

اسکے بالوں پر لب رکھتے آنکھیں موند گیا۔

حلال رشتے روح تک پر سکون کر دیتے ہیں۔

New Era Magazine

”سو جاؤ اب صبح ٹریننگ پر پہلا دن ہے۔“

ارمان نے کہا تو رشی تابعداری سے لیٹ گئی۔

”ارمان دوسری طرف لیٹ گیا۔

♥♥♥

منہا عمیر کے ساتھ as&rs پہنچ گئی۔

آج اسکا فیزیکل ٹیسٹ تھا۔

miss minha abdullah you have to run 1.6 km in just 5 mints.

کمانڈ ملتے ہی منہا گراؤنڈ کی طرف دوڑ پڑی۔

پوری قوت اور ہمت سے دوڑتی چلی گئی۔

منہا چھ منٹوں میں 1.6 کلومیٹر دوڑی۔

miss minha abdullah your next task is done 20 sit ups in 2 mints.

منہا نے دو منٹ میں پورے کر لیے۔

Miss minha abdullah your next task is you have to done 3 chin ups in 2 mints.

منہا کو شدید غصہ آیا۔

Chin ups اس سے کبھی نہیں ہو پاتے تھے۔

New Era Magazine

جیسے تیسے کر کے اس نے دو چن اپ کیے۔

miss minha abdullah your next task is crossing a ditch 7×7 sq fit

منہا نے ڈچ 5×7 سے کراس کیا۔

miss minha now you go for interview.

Good luck.

لیڈی آفیسر مسکراتے ہوئے مخاطب ہوئی تو منہا پسینہ پونچھتی آفسرز کی طرف چل دی۔

انٹرویو روم کے باہر کھڑی اس نے لب تر کیے اور اندر داخل ہوئی۔

Minha: May I come in ?

She: Yes, Come in and sit.

منہا بیٹھ گئی۔

She: Where are you from.?

منہا نے کانفیڈینٹ ہو کے جواب دیا۔

She: Where are the Scandinavian countries?

منہا نے سوری بول دیا۔

She: Where is waziristan?

New Era Magazine

منہا نے جواب دیا

She: Why your marks are low in matric and FSC? You're not a genius?

" Yes, I am not a genius."

منہا نے آنکھوں میں دیکھ کر جواب دیا۔

She: Talk about this bottle

منہا نے نیسلے پانی والی بوتل دیکھی اور اسکے بارے میں بتادیا۔

She: What if someone Slaps you? What you will do?

"I'll ask him what's the problem"

منہا نے کہا

She: If he slaps you again?

"I will ask him again."

منہا جھٹ سے بولی۔

She: If he started slapping you again and again?

آفیسر نے اسکی آنکھوں میں دیکھا

"I'll stop his hands."

منہا بولی۔

New Era Magazine

She: Okay, Any regret in life?

" No, I have no regret"

منہا نے کہا۔

She: Sure?

آفیسر ابرو اٹھا کے بولی۔

" Yes"

منہا نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا۔

She: You can go now

آفیسر مسکراتے ہوئے بولی۔

" Thanks, Allah Hafiz."

منہا آفس سے نکلی۔

"پانچ دن بعد کال کر دی جائے گی جو لوگ کلیر کریں گے۔"

دنوں واپسی کے لیے نکلے۔

"کیسا ہوا ٹیسٹ آپی۔"

عمیر اشتیاق سے پوچھنے لگا۔

New Era Magazine

”کود کود کے سٹ اپ کر کر کے ٹانگیں تھک گئیں میری۔۔۔۔شکر ہے پش اپ نہیں کروائے۔“

منہا تھکن زدہ لہجے میں بولی۔

♡♡♡

”رشی کے بغیر گھر سونا سونا سا ہو گیا ہے شاہنواز۔“

عشرت بیگم افسردگی سے بولیں۔

”اسے جانا ہی تھا۔۔۔بیٹیاں پرایا دھن جو ہوتیں ہیں۔“

شاہنواز صاحب حقیقت پسندی سے بولے۔

”بات بھی نہیں ہوئی اس سے کل سے۔“

عشرت بیگم افسردہ نظر آرہیں تھیں۔

کوثر بہن کی طرف چلی جاتی ہوں۔“

خود سے مخاطب ہوتے وہ کوثر خاتون کی طرف چلی آئیں۔

”السلام و علیکم بہن۔“

کوثر خاتون چشمہ اتارتے خوشدلی سے بولیں۔

”وعلیکم السلام۔۔۔کیسی ہیں بہن۔“

عشرت بیگم ان کے پاس چارپائی پر بیٹھ گئیں۔

”اللہ کا شکر ہے۔“

New Era Magazine

وہ مسکرائیں اور اون کے گولے ایک طرف کر دیے۔

"یہ کیا بنا رہی ہیں۔"

عشرت خاتون جرسی اٹھارے ہوئے بولیں۔

"رشی کے لیے جرسی بنا رہی ہوں۔"

وہ کچن کی طرف جاتے ہوئے بولیں۔

عشرت بیگم مسکرا دیں انکی محبت پر اور اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا۔

کوثر خاتون سافٹ ڈرنک سروکی اور دونوں باتوں مس مگن ہو گئیں۔

♡♡♡

رشی کی آنکھ کھلی تو ارمان بیڈ پہ نہیں تھا، وہ اٹھ کے واش روم کی طرف بڑھی۔

وہاں بھی نہیں تھا، بالکونی میں دیکھا اور پھر دوپٹہ لیے نیچے چلی گئی۔

ارمان کہیں بھی نہیں تھا۔

"میں نے خواب تو نہیں دیکھا۔"

وہ بڑبڑاتی کمرے میں آگئی۔

بیڈ کی چادر دیکھی جس پہ کوئی بل نہیں تھا۔

وہ الجھ کر رہ گئی۔

موبائل اٹھایا اور ارمان کو کال کرنے لگی۔

"السلام وعلیکم۔"

ارمان کی فریش سی آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی۔

"آپ رات آئے تھے۔؟

رشی نے الجھ کے پوچھا۔

"نہیں تو۔۔۔کیوں کیا ہوا۔؟

ارمان ناسمجھی سے بولا۔

"آپ واقع نہیں آئے تھے۔"۔رشی روہانسی ہوئی۔

ارمان ہنس دیا۔

"آیا تھا پاگل۔"

ارمان بولا تو رشی نے گہرا سانس خارج کیا۔

"شکر ہے ورنہ مجھے لگ رہا تھا میں پاگل ہو گئی ہوں۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی۔

تھوڑی بات کے بعد ارمان نے اللہ حافظ بول دیا۔

رشی فریش ہوئی چینج کیا اور نیچے چلی گئی جہاں کرنل فیملی ناشتے میں مصروف تھی۔

"السلام و علیکم۔"

رشی بولی اور چیئر کھینچ کے بیٹھ گئی۔

"وعلیکم سلام۔"

سب نے کہا۔

New Era Magazine

رشی نے بغور کرنل صاحب کی بیوی کو دیکھا جو عام سی گھریلو خاتون تھیں۔

ناشتہ کر کے رشی کرنل صاحب کے ساتھ آ گئی۔

کرنل صاحب نے اسے آرمی کا سارا انٹروڈکشن دیا اور ایک ٹرینڈ میجر سے ملوایا۔

"میجر حارب۔"

کرنل صاحب بولے۔

"یس سر۔"

میجر حارب سلوٹ کرتے ہوئے بولا۔

"ان سے ملو یہ مس رشیکا التساہیں۔۔۔انہیں ایک ویک تک آرمی کے ٹیبل مینرز سکھانے ہیں۔"

کرنل صاحب نے آرڈر کیا۔

آرمی کے یونیفارم میں ملبوس گرین آنکھوں والا میجر حارب رشی کو کھڑوس سا لگ رہا تھا۔

"اوکے سر۔"

میجر حارب بولا تو کرنل صاحب مسکرا کے چلے گئے۔

"السلام و علیکم سر۔"

رشی مسکرا کے بولی۔

"و علیکم السلام۔"

میجر حارب سنجیدگی سے بولے۔

New Era Magazine

رشی منہ بناتی اسکے پیچھے چلنے لگی۔

"السلام وعلیکم سر۔"

رشی مسکرا کے بولی۔

وعلیکم السلام۔"

میجر حارب سنجیدگی سے بولے۔

رشی منہ بناتی اسکے پیچھے چلنے لگی۔

مجر حارب انتہائی سنجیدہ اور نرم گو انسان تھا،ایک ویک میں رشی ٹیبل مینرز سیکھنے تک میجر حارب کی شاگردی میں رہی پھر آہستہ آہستہ مختلف جگہوں پر مختلف آفیسرز سے ٹرینگ لے رہی تھی۔

سڑک کنارے گھنے درخت کی ٹھنڈی چھایا تلے بنے بینچ پر بیٹھے وہ سانس لے رہے تھے جب سامنے بنے آئس پارلر پر جم غفیر میں ایک جانا پہچانا چہرہ نظر آنے لگا۔

بلیک سوٹ میں جس پر ہلکا ہلکا کام ہوا تھا اسکی گوری رنگت پر خوب جچ رہا تھا۔

چہرے پر بلا کا غصہ تھا،غصے سے پلکیں سکیڑی ہوئیں تھیں۔

گلابی یونٹ جو ہلکی لپسٹک سے ڈھک دیے گیے تھے مسلسل کچھ بڑبڑا رہے تھے۔

"کہاں تھے۔"

وہ تیز لہجے میں بولی۔

"بزی تھا یار۔"

آنے والا منمنایا کے بولا۔

وہ روٹھتے ہوئے چل دی۔

"ارے یار رکو تو۔۔۔۔۔بات تو سنو۔۔۔"

وہ اسکے پیچھے لپکا۔

"سوری یار۔۔۔۔نیکسٹ ٹائم ایسا نہیں ہو گا۔"

وہ کان پکڑ کے بولا۔

"پکا۔"

انگلی اٹھا کے بولی۔

دائیں پلک اٹھائی ہوئی تھی۔

"پکا۔۔۔۔"

وہ ہلکی مسکعاہٹ لبوں پہ سجائے بولا۔

وہ مسکراتی ہوئی اس کے ساتھ چل دی۔

دونوں آئس پارلر کے اندر گم ہو گیے۔

سارے منظر چھٹ گیے بینچ پہ بیٹھے شاہنواز کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

جس نے زندگی کے ایک حصے کو بڑی خوبصورتی سے سجایا تھا، جس نے تنہائی میں مسکرانا سکھایا تھا، جس نے دل کو احساس سکھایا تھا۔۔۔۔۔اسی کی زندگی کو بدصورت بنا دیا۔۔۔۔۔

"مجھے معاف کرنا زیب۔"

وہ سر ہاتھوں میں گرا کے بولے۔

"مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔۔۔۔۔بیچ سفر میں تنہا کر گیا میں۔"

وہ سسکے تھے۔

"جب میری ضرورت تھی۔۔۔۔تب میں نے منہ موڑ لیا۔۔۔۔میں کیسے کر گیا یہ خطا۔۔۔۔"

لوگ حیرت سے بینچ پر سر ہاتھوں میں گرائے اس شخص کو دیکھ رہے تھے۔

"اپنی غلطی تمہاری جھولی میں ڈال دستبر دار ہو گیا۔"

وہ روئے جا رہے تھے۔۔

احساس شرمندگی اور پچھتاووں کی تیز چھریاں انہیں چیر رہی تھیں،رونے کی رفتار سست ہوئی اور بینچ پہ بیٹھا وہ شخص بینچ پر لڑھک گیا۔

"ارے یہ تو شاہنواز ہے۔"

کوئی پہچانی سی آواز سماعت سے ٹکرائی اور پھر ہر سو سکوت چھا گیا۔

"آج میں آپ کو اپنی وائف سے ملواؤں گا۔"

ارمان کام کرتے ہوئے کیٹ سے مخاطب ہوا۔

"شیور۔"

کیٹ نے مسکرانے کی سعی کی درد دل کو مسکراہٹ تلے چھپانے کی سعی۔

New Era Magazine

اسے اپنی بے بسی پہ رونا آیا، جو لب خوشی میں مسکرا نا سکے انہیں سسکیوں کو دبانے کے لیے مسکراہٹ کا سہارا لینا پڑا۔

"آپ کے لیے سرپرائز ہو گا۔"

ارمان بنا اس پہ غور کیے مسکراتے ہوئے بولے جا رہا تھا۔

کیٹ نے ایک گہری نظر اس پہ ڈالی۔

فوجی ہیر کٹ اور ہلکی ہلکی شیو، عنابی سے ہونٹ اور سفید رنگت، آستینیں چڑھی ہوئیں اور چہرے پر مسکراہٹ کے سبھی رنگ بکھیرے وہ سیدھا دل میں اتر رہا تھا۔

کیٹ نے بمشکل نگاہیں پھیریں اور کام کرنے لگی۔

دماغ منتشر ہو گیا تھا۔

انفارمیشن دیکھنے کے بعد ہیڈ آفس میل کر کے وہ دونوں آفس سے نکلے۔

ارمان نے کال کر کے رشی کو ریسٹورینٹ بلوایا اور کیٹ کے ساتھ ریسٹورینٹ پہنچ گیا۔

ریسٹورینٹ کا ماحول کافی اچھا تھا۔

میجر کیٹ آج پہلی بار کسی کے ساتھ ریسٹورینٹ آئی تھی۔

ارمان ہلکی پھلکی باتیں کر رہا تھا، جبکہ میجر کیٹ بولنے سے قاصر تھی۔

دل جیسے سمندر کی اتھاہ گہرائی میں غوطہ زن ہو رہا تھا۔

پہلی محبت کا خسارہ تا عمر دل میں چبھتا رہتا ہے۔ بھلے چاپتوں کی سلطنتیں مل جائیں مگر وہ خسارہ جو قسمت میں رقم ہو جائے دل و دماغ سے چپک کر رہ جاتا ہے۔

New Era Magazine

سنگ دل میجر کیٹ کا دل پگھلنے لگا تھا۔

درد سا محسوس ہونے لگا تھا،احساس زیاں اور بے بسی کی دیواریں قد آور ہو گئیں تھیں۔

جو آنکھیں سرد مہری کی داستان سناتی تھیں جن کا رنگ ہو روز مختلف ہوتا تھا،جو کبھی گرین کبھی بلیو تو کبھی ہیزل کلر کی ہوتیں تھیں آج بے رنگ سی ہو گئیں تھیں سرد مہری سختی سب محبت نکال کر محض آنسو بھر دیے تھے۔

اس نے رخ موڑ کے انگلیوں کے پوروں پر وہ آنسو سمیٹے جو محبت کے پرزور ریلے نے احساس زیاں کی موجوں سے بہا دیے تھے۔

ارمان نے جوس آرڈر کیا۔

میجر کیٹ کی نگاہیں بھٹک بھٹک کر ارمان کے وجیہہ چہرے پر جا رہیں تھیں۔

رشی رسٹورینٹ میں داخل ہوئی اور ارمان کو کال کر کے ٹیبل کا پوچھا۔

لائٹ پنک کلر کی گول دامن کی شرٹ اور نیوی بلیو جینز پہنے دوپٹہ گلے میں مفرل کے انداز میں ڈالے ہلکے پھلکی تیاری میں تیز تیز چلتی ٹیبل پر آ گئی۔

ٹیبل پر ارمان کے ہمراہ میجر کیٹ کو دیکھے رشی کی آنکھیں ابل آنے کو تھیں۔

میجر کیٹ جھٹکے سے اٹھی۔

ارمان نے مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائی اور کھڑا ہو گیا۔

"کیسا لگا سرپرائز۔"

ہاتھ سینے پہ باندھے وہ کھل کے مسکرایا۔

New Era Magazine

"میجر کیٹ۔۔۔؟"

رشی نے ارمان کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھا۔

ارمان نے سر کو اثبات میں ہلایا۔

میجر کیٹ کاٹو تو لہو نہیں کی مثال بن گئی۔

اشتعال کی ایک تندو تیز لہر اسکے وجود میں سرائیت کر گئی۔

میجر کیٹ کا اٹھتا ہاتھ رشی کے منہ پر نشان چھوڑ گیا۔

میجر ارمان حیرت سے میجر کیٹ کی انگارہ ہوتی آنکھوں کو دیکھے گیا۔

رشی منہ پر ہاتھ رکھے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی اسے تھپڑ پڑا کیوں ہے۔

"آئی ہیٹ یو مور دین مور دین ایوری تھنگ۔"

چنگھاڑ کے کہتی وہ جانے لگی۔

"میجر کیٹ۔۔۔۔۔"

ارمان نے غصے سے اسے روکا۔

"سلامتی چاہتے ہو تو میرا راستہ چھوڑ دو۔"

انگارہ ہوتی آنکھیں میجر ارمان کی آنکھوں میں گاڑتی وہ چبا چبا کے بولی۔

"میری وائف پر ہاتھ اٹھانے کی وجہ بتاؤ۔۔۔"

ارمان کرختگی سے بولا۔

غصہ چہرے سے چھلکنے لگا تھا۔

New Era Magazine

”میں اپنے کسی عمل کی کسی کو جوابدہ نہیں ہوں۔“

میجر کیٹ ترش لہجے میں سختی سے بولی اور سائیڈ سے نکلنے لگی تو ارمان نے پھر سے راستہ روک لیا۔

میجر کیٹ نے شدید غصے میں ایک پنچ میجر ارمان کے پیٹ میں رسید کیا۔

میجر ارمان دوہرا ہو گیا اس اچانک وار پر۔

دونوں ریسٹورینٹ کے ہال میں مقابلے میں آ گئے۔

لوگ چیختے چلاتے ریسٹورینٹ سے نکلنے لگے۔

کچھ تماشائی مقابلہ دیکھنے کھڑے ہو گئے۔

میجر ارمان نے میجر کیٹ کو روکنے کی کوشش کی پر میجر کیٹ شدید غصے میں تھی۔

”میجر آر یو ان یور مائنڈ۔۔۔۔پبلک پلیس پر ہنگامہ کر رہی ہو۔“

ارمان نے چیخ کر کہا پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔

وہ میجر کیٹ کے وار سے بچتا بچاتا اسے روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔

رشی کو شدید غصہ آیا اور وہ کیٹ کے مقابلے میں آ گئی۔

”رشی آر یو میڈ۔۔ شی از ویل ٹرینڈ آفیسر۔۔۔وہ رشی کو پیچھے کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

دونوں پروفیشنل انداز میں لڑ رہیں تھیں۔

ارمان کے بچانے کے باوجود رشی کے ہونٹ اور ناک سے خون رسنے لگا تھا۔

میجر کیٹ کا جنون کسی طور پر کم نہیں ہو رہا تھا۔

New Era Magazine

ارمان نے غصے میں کھینچ کے تھپڑ میجر کیٹ منہ پر رسید کیا وہ لڑکھڑا کے ٹیبل پر جا گری۔

"ہوش میں آؤ۔۔۔۔"k

اسے جھنجھوڑتا ہوا بولا اور رشی کی طرف بڑھا۔

بازو سے پکڑ کے کھینچتا ہوا رشی کو ریسٹورینٹ سے نکال لے گیا۔

ریسٹورینٹ کی انتظامیہ نے نقصان کا بل بنا کے ٹیبل کے پاس گری میجر کیٹ کو تھمایا۔

میجر کیٹ نے کارڈ نکال اور بل پے کر کے ریسٹورینٹ سے نکل آئی۔

سڑک کنارے چلتے وہ بکھری بکھری سی لڑکی میجر کیٹ کہیں سے نہیں لگ رہی تھی۔

آنکھوں سے آنسو قطار در قطار گرتے دامن بھگو رہے تھے۔

وہ شہر سے باہر کی طرف چل دی۔

شہر سے دور جھیل کنارے بیٹھتے وہ چیخ چیخ کے رونے لگی۔

"میں نے ارمان کو کھو دیا۔۔۔۔۔"

وہ بلک رہی تھی۔

جھیل کنارے بیٹھی اس روتی ہوئی لڑکی کو دیکھ پورا منظر اداسی کی تصویر بن گیا تھا۔

"ماما۔۔۔اس نے مجھ سے دوسرا مرد چھین لیا۔۔۔۔۔"

گھٹنوں کے بل بیٹھی وہ چیخ کے بولی تھی۔

دل کا غبار کسی طور پر کم نہیں ہو رہا تھا۔

"میرا دوسرا سہارا بھی چھین لیا۔۔۔۔۔"

New Era Magazine

مٹھیاں زمین پر مارتی وہ سر جھکائے بے بسی سے چلائی۔

جھکے سر سے بھوری بال آبشار کی طرح پھسل کے چہرے کے اطراف میں گر گیے تھے۔

اس سنسان جگہ پر اسکی ہچکیاں گونج رہیں تھیں۔

"ہر چیز اسی کی گود میں ڈالی گئی۔۔۔۔۔میں ہر بار کیوں نامراد ٹھرائی گئی۔۔۔۔۔کیوں ہر ہار میرے مقدر میں رقم کی گئی۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔"

وہ سر زمین پر رکھے بلکنے لگی تھی۔

"ارمان کو میں نے دل سے چاہا تھا۔"

وہ ٹوٹے لہجے میں بول رہی تھی۔

"ارمان نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا۔"

وہ رخسار پہ ہاتھ رکھ کے شکوہ کناں لہجے میں بولی۔

"ارمان نے اسکے لیے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا۔"

وہ ہاری سی بولی۔

"میرا کون ہے ماما۔۔۔۔یہاں کوئی بھی تو میرا نہیں ہے۔۔۔۔۔مجھے مر جانا چاہیے۔"

وہ ہاتھ زمین پر رکھے بول رہی تھی۔

"میں تھک گئی ہوں تنہایوں کو گلے سے لگائے رکھ کر۔"

وہ مایوس سی بولی۔

"تمہاری جان اس وطن کی امانت ہے، حالات سے ہار کے خیانت مت کرنا۔"

New Era Magazine

ماں کا جملہ کانوں میں گونجا۔

"کل انڈیا کے گاؤں میں ایک خودکش دھماکہ ہوگا۔"

وہ طمانیت سے بولی۔

"اتار کے رکھ دیں گے زندگی کل تمہارا بستہ اتار کر۔"

آسمان کی طرف دیکھتی وہ ٹھنڈی سانس خارج کرتی ہوئی بولی۔

"میری جان وطن کی امانت ہے تو وطن پر ہی قربان ہوگی ماں۔"

وہ ہاتھ جھاڑ کے اٹھتے ہوئے بولی۔

"اسے تیاری کرنی تھی۔۔۔۔کل کی۔۔۔۔۔زبردست سی تیاری۔"

وہ واپسی کے لیے نکلی۔

♡♡♡

"منع کیا تھا تمہیں مت الجھو اس سے۔"

ارمان اسکے ہونٹ پر دوا لگاتے ہوئے غصے سے بولا۔

"وہ آپ پہ ہاتھ اٹھا رہی تھی۔"

رشی معصومیت سے بولی۔

"میں ایک ٹرینڈ آرمی آفیسر میجر ارمان ملک ہوں۔"

ارمان نے یاددہانی کرائی۔

New Era Magazine

"تو پھر مزہ چکھاتے نا اسے۔۔۔پہلے بھی آپ نے میرا گلا دبایا تھا اس کے نام پہ۔"

رشی کو اپنی بات یاد آ گئی۔

"میں تماشا نہیں چاہتا تھا۔۔۔پر وہی ہو گیا۔"

ارمان نے روئی زمین پر پھینکی اور اٹھ گیا۔

"وہ میری ہمشکل کیسے ہے۔"

رشی نے کھلبلی مچاتا سوال اگلا۔

"آئی ڈونٹ نو۔۔۔۔۔بہت پتہ لگانے کی کوشش کی۔۔۔اسکا ہر کور بہت مضبوط ہے۔۔۔وہی ملتا ہے جو اس نے شو کروایا ہے۔۔۔"

ارمان نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اسکی فیملی۔۔۔۔؟"

رشی نے کہا۔

"اونہہ۔۔۔اسکی کوئی فیملی نہیں ہے۔۔۔کسی بورڈنگ سکول میں پڑھی ہے وہاں صرف اسکی ماں کا نام لکھا ہے اور جو ایڈریس ہے وہ گھر بیچا جا چکا ہے۔"

ارمان نے تفصیل بتائی۔

"شی از سمارٹ۔"

رشی کمر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے غصے سے بولی۔

"اور تم بے وقوف۔۔۔۔"

New Era Magazine

ارمان نے اسکے ہاتھ پہ لگے میجر کیٹ کے ناخن کو دیکھا۔

رشی نے منہ بنایا۔

"پہلے سے ویک لگ رہی ہو۔۔۔کھانا دھیان سے نہیں کھاتی۔۔۔؟"

سنجیدگی میں فکرمند انداز۔

"بھوک پہ مار دیتے ہیں بھگا بھگا کے۔"

رشی سر جھٹک کے بولی۔

"ہر سٹیپ کو پازیٹو لینا سیکھو۔"

ارمان نے کہا اور اٹھ گیا۔

"اب میں نکلتا ہوں کچھ کام ہیں۔"

ارمان اپنا حلیہ درست کرتے ہوئے بولا۔

"یہ گھر کس کا ہے۔"

رشی نے چھوٹے سے گھر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بڑی جلدی خیال آیا تمہیں گھر کا۔"

ارمان نے کہا تو رشی شرمندہ ہو گئی۔

"رینٹ پہ لیا ہے۔۔۔یہ لو گھر کی چابیاں۔"

ارمان نے کہا اور شرٹ اتار کے دوسری پہنی اور نکل گیا۔

رشی نے بھی ٹائم دیکھا اور گھر لاک کر کے نکل آئی۔

New Era Magazine

♡♡♡

"سر وہ گھر سے نکل رہی ہے۔"

گلی کے کونے پر گاڑی کے پیچھے بیٹھا شخص جس کے چہرے پر نقاب چڑھا تھا رشی پر نگاہیں مرکوز کیے بولا۔

"شوٹ ہر۔"

باس کی کرخت آواز سنی۔

"اوکے سر۔"

وہ بولا اور گن رشی کی برف سیدھی کی۔

فضا میں فائر کی آواز گونجی اور رشی چیختی زمین پہ بیٹھتی چلی گئی۔

ارمان فائر اور رشی کی چیخ کی آواز پر مڑا تو ساکت رہ گیا۔

وہ لمحوں میں رشی تک پہنچا۔

"رشی۔۔۔۔۔"

اسکا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے بولا اور بازؤں میں اٹھالیا۔

جب دوسرا فائر ہوا اور ارمان کی کنپٹی کو چھوتا رگڑتا گزر گیا۔

ارمان لڑکھڑا کے زمین پر گر گیا۔

کنپٹی سے بہتا خون چہرے سے ہوتا شرٹ کو داغدار کرنے لگا۔

New Era Magazine

اسے اپنی پرواہ ہی کب تھی۔وہ دیوانہ وار رشی کو لیے ہاسپٹل کی طرف بھاگا۔

رشی نیم بے ہوشی کی حالت میں تھی۔

گولی کندھے کے قریب بازو میں لگی تھی۔

"ا۔۔۔ار۔۔۔ارمان۔۔"

رشی نے خون سے لت پت ہاتھ اسکے چہرے پر دھرا۔

"سر اس لڑکی کا نام رشی ہے شاید۔"

گولی مارنے والا آدمی الجھتے ہوئے بولا۔

"ڈیم اٹ۔۔۔۔تم اندھے تھے۔۔۔۔اب وہ الرٹ ہو جائے گی۔"

باس سخت خائف لگ رہا تھا۔

"پر سر جو تصویر آپ نے دی ہے لڑکی وہی ہے۔"

وہ آدمی جھنجھلا کے بولا۔

باس نے بنا جواب دیے کال کاٹ دی۔

♡♡♡

نساہر میدان میں دوسرے نمبر پر پہنچ گئی تھی۔

اسکی محنت رنگ لا رہی تھی۔

فرسٹ نمبر پر شہلا آ رہی تھی۔

سورڈ آف آنر قریب ہی تھا۔

آج ان کی پریڈ تھی۔

شہلا نے نسا کے گلاس میں میڈیسن لگائی اور تیاری کر کے روم سے نکل گئی۔

صبح صبح اٹھ کے پانی پینا نسا کی عادت تھی۔

نسا نے گلاس میں پانی انڈیلا اور کلاک کی طرف دیکھا۔

ایک جھٹکے سے اٹھی اور یونیفارم اٹھا کے واش روم میں گھس گئی۔

اٹھنے سے گلاس نیچے گر کر ٹوٹ گیا۔

نسا بھاگتی ہوئی میس پہنچی جہاں کھانا شروع ہونے والا تھا۔

نسا نے گہری سانس کی اور خود کو کمپوز کرتی بیٹھ گئی۔

کھانا کھایا اور سب گراؤنڈ کی طرف نکل گئے۔

شہلا چہکتی پھر رہی تھی۔

نسا نے حیرت سے دیکھا اسے۔

"کل فائنل پریڈ ہے دیکھتے ہیں سورڈ آف آنر کسے ملتا ہے۔"

شہلا ادا سے بولی۔

"جس کی قسمت میں ہوا۔"

نسا نارمل لہجے میں بولی۔

شہلا نے بغور اسکا چہرہ دیکھا بیماری کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے۔

"اس نے گلاس میں پانی پیا بھی ہے یا نہیں۔۔۔۔۔؟"

شہلا سوچنے لگی۔

"پیا ہی ہو گا۔۔۔روز پیتی ہے۔"

خود سے بولی۔

"میڈیسن زرا لیٹ اثر کرے گی شاید۔۔۔پر کرے گی ضرور۔"

آنکھیں چھوٹی کر کے نسا کے چہرے پہ ٹکائیں ہوئیں تھیں۔

نسا نے سای رات پریکٹس کی تھی۔

پریڈ ہوئی پر نسا کی طبعیت خراب نا ہوئی۔

شہلا کو فکر ہونے لگی۔

روم میں جا کر دیکھا تو گلاس ٹوٹا ہوا تھا۔

اسے سخت غصہ آیا کیونکہ آج نسا نے بیسٹ پرفامنس دی تھی۔

نسا خوش تھی اپنی کارکردگی پر۔

دو سال میں اس نے کڑی محنت کی تھی۔

♡♡♡♡

(جاری ہے)

Next Episode will be posted soon on new era magazine

New Era Magazine

نوٹ

محبت فرض ہے تم پہ کیا پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تا کہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine